عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 11 اکتوبر 1956

کلرکس آف کلکتہ ٹرام ویز

بنام

کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ۔

[بھگوتی، وینکٹاراما آئیر، ایس کے داس اور گووندا مینن جسٹس صاحبان]

صنعتی تنازعہ-مہنگائی الاؤنس-کلرک-متوسط طبقے کے ملازمین-آیا یکساں شرحیں اپنائی جائیں گی-ٹریبونلوں کے فیصلے-مداخلت کرنے کا عدالت عظمیٰ کا اختیار۔

یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ حقائق کے سوالات پر ٹریبونل کے فیصلے حتمی ہوتے ہیں اور یہ کہ عدالت عظمیٰ صرف ان معاملات میں مداخلت کرے گی جہاں (1) ٹریبونل اسے بنانے والے قانون یا ضابطے کے تحت اسے تفویض کردہ دائرہ اختیار سے زیادہ کام کرتا ہے یا جہاں وہ بظاہر پیٹنٹ کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے میں ناکام رہتا ہے۔(2) فیصلے کے سامنے ایک واضح غلطی ہے؛(3) ٹریبونل نے غلطی سے فقہ کے قابلِ قبول اصولوں کو لاگو کیا ہے۔

بنگال چیمبر آف کامرس جس میں مدعا علیہ کمپنی ایک رکن تھی، نے متوسط طبقے کے خاندانوں کے لیے لاگت زندگی کے اشاریہ کی تحقیقات کی تھی اور کلکتہ میں تجارتی فرموں کے ملازمین کو قابل ادائیگی مہنگائی الاؤنس طے کیا تھا۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے ساتھ ساتھ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل گزاروں (مدعا علیہ کمپنی کے کلرک) کی جانب سے دعوی پیش کیا گیا کہ ان کے لیے مہنگائی الاؤنس اسی شرح پر ہونا چاہیے جس پر بنگال چیمبر آف کامرس نے متوسط طبقے کے حوالے سے فیصلہ کیا ہے جس سے اپیل گزار تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے دلیل دی کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ کار جس میں رہن سہن کے اخراجات کے 20 نکات کو غیر جانبدار چھوڑ دیا گیا ہے وہ جائز نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ مہنگائی الاؤنس دینے کے معاملات میں ہر قسم کے ملازمین پر کوئی سخت اور مشکل قاعدہ لاگو نہیں ہو سکتا اور سوائے دستی مزدوروں کے سب سے نچلے طبقے کے، مہنگائی الاؤنس کے

ذریعے زندگی گزارنے کی لاگت میں ہونے والے پورے اضافے کو بے اثر کرنا مناسب نہیں ہے۔ متوسط طبقے میں مختلف درجات ہیں اور اپیل کنندگان مہنگائی الاؤنس کی وہی شرحیں رکھنے کا دعوی نہیں کرسکتے جو بنگال چیمبر آف کامرس کے ذریعے تجارتی فرموں کے کلرکوں کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 105، سال 1954۔

کلکتہ کے لیبر اپیلٹ ٹریبونل کے 6 نومبر 1952 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل نمبر 1952 میں اپیل کی گئی۔ کلکتہ-3، سال 1952، 25 ستمبر، 1951 کو کلکتہ کے صنعتی ٹریبونل کے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کے کیس نمبر 1951 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوا۔ آٹھویں تا 23، سال 1951۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس سی آئزک، اے کے دت اور سوکمار گھوش۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ، ڈی آر داس اور ایس این مکھرجی۔

بی سین اور پی کے بوس، مداخلتکار (ریاست مغربی بنگال) کے لیے۔

11.1956 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ گووندا مینن جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے بھارت کے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے فیصلے کے خلاف ہے، جس نے حکومت مغربی بنگال کی طرف سے اس کے پاس بھیجے گئے تنازعہ کے معاملے میں انڈسٹریل ٹریبونل، کلکتہ کی طرف سے منظور کردہ ایوارڈ میں ترمیم کی تھی، تاکہ کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ کے ذریعہ ملازم کلرکوں اور ڈپو کیشیئروں کے لیے مہنگائی الاؤنس کی شرحوں کے حوالے سے فیصلہ کیا جاسکے، جس کی تعداد کل 10,000 کارکنوں میں سے تقریبا 600 ہے۔ ایک طرف کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ کے کارکنوں کے درمیان تنازعات پیدا ہورہے ہیں (جسے بعد میں 'کمپنی' کہا جاسکتا ہے)، اور دوسری طرف آجر، کارکنوں کو ادا کیے جانے والے مہنگائی الاؤنس سے متعلق، اس سے پہلے دو ایوارڈ تھے، ایک سری ایس این گوہارائے کے ذریعے 16 مئی 1947 کو اور دوسرے سری پی کے سرکار کے ذریعے 27 اکتوبر 1948 کو دیے گئے تھے۔ ان دونوں ایوارڈز کا تعلق کمپنی کے تمام ملازمین سے تھا نہ کہ صرف کلرک اور ڈپو کے کیشیئرز سے۔ اس کے بعد مغربی بنگال حکومت کی طرف سے 13 جون 1951 کو کلرکوں اور ڈپو کے کیشیئروں کو چھوڑ کر کمپنی کے کارکنوں کے مہنگائی

الاؤنس سے متعلق تنازعہ کے حوالے سے ایک حوالہ دیا گیا۔ ایک فیصلہ اور ایک اپیل تھی، اور اس اپیل میں اپیلٹ ٹریبونل نے 50 روپے سے کم اور 250 روپے کی تنخواہ کی حد میں کام کرنے والے کارکنوں کے لیے مہنگائی الاؤنس میں -/8/7 روپے کا اضافہ کیا اور اعلی تنخواہ کی حد میں 5 روپے کی فلیٹ شرح سے کام کرنے والے طبقے کے رہن سہن کے اخراجات 370 پوائنٹس پر لے لیا۔

موجودہ ایوارڈ میں، جو صرف کلرکوں اور ڈپو کیشیئرز سے متعلق ہے، انڈسٹریل ٹریبونل نے 51 روپے سے 100 روپے کی تنخواہ کی حد کے لیے روپے -/8/47 بطور مہنگائی الاؤنس دیا اور تنخواہ کی حد میں 50 روپے کے ہر سلیب کے لیے 5 روپے کا بتدریج اضافہ فراہم کیا۔ اپیلٹ ٹریبونل نے کمپنی کے دیگر کارکنوں کو دی گئی رقم سے -/8/2 روپے زیادہ رقم ادا کی۔ متوسط طبقے کے خاندانوں کے لیے رہن سہن کے اخراجات متعلقہ سال کے دوران بنگال چیمبر آف کامرس کے ایک تفتیشی ادارے نے 382 پوائنٹس پر طے کیا تھا، جبکہ محنت کش طبقے کے معاملے میں اشاریہ 370 پوائنٹس پر طے کیا گیا تھا۔ تنخواہ کی مختلف حدود کے لیے دی گئی اور لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے میں دکھائی گئی بڑھتی ہوئی رقم جسے دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، ان لاگت زندگی کے اشاریوں پر مبنی تھی حالانکہ یہ رقم بنگال چیمبر آف کامرس کی طرف سے تجویز کردہ رقم کے برابر نہیں تھی۔

لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے ساتھ ساتھ انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے کلرکوں اور ڈپو کیشیئرز کی جانب سے پیش کیا گیا دعوی یہ تھا کہ مہنگائی الاؤنس اسی شرح پر ہونا چاہیے جس پر بنگال چیمبر آف کامرس جس کی کمپنی ممبر ہے فیصلہ کرتی ہے اور بنگال چیمبر آف کامرس کی طرف سے تجویز کردہ مہنگائی الاؤنس اور انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے دیے جانے والے معاوضے میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے تھا۔ در حقیقت، جس بات کی تاکید کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ بنگال چیمبر آف کامرس کی سفارش کو مکمل طور پر اس وجہ سے قبول کیا جانا چاہیے تھا کہ نہ صرف کمپنی چیمبر کا درجہ اول ممبر ہے بلکہ یہ بھی کہ افراد کے طبقے، یعنی متوسط طبقے جن کے لیے سفارش کا ارادہ کیا گیا تھا، میں کمپنی کے کلرک اور ڈپو کیشیئر بھی شامل ہیں، اور اسے تجارتی ٹریبونل نے قبول کیا ہے جو کلکتہ، انڈسٹریل ٹریبونل کے ساتھ ساتھ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل میں تجارتی فرموں کے ملازمین کو ادا کیے جانے والے مہنگائی الاؤنس سے نمٹتا ہے۔ اپیلٹ ٹریبونل کے فاضل ججوں نے فیصلہ دیا کہ وہ سفارشات تجارتی فرموں کے لیے کی گئی تھیں جہاں ٹرام ویز کمپنی کے برعکس عملی طور پر کارکن کلرک اور ماتحت عملے پر مشتمل ہوتے ہیں جہاں کارکنوں کی بڑی تعداد دوسرے زمروں سے تعلق رکھتی ہے، کلرک اور ڈپو کیشیئر صرف ایک چھوٹی سی اقلیت ہیں، حالانکہ انہوں نے پایا کہ بنگال چیمبر آف کامرس کے

ذریعہ پائے جانے والے لاگت کے رہن سہن کے اخراجات کو کمپنی کے ملازمین کے معاملے میں بھی بڑھا ہوا مہنگائی الاؤنس دینے کے معیار کے طور پر قبول کیا جانا چاہیے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے ہمارے سامنے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ اپیل گزاروں کے معاملے میں بنگال چیمبر آف کامرس کی طرف سے تجویز کردہ سلوک سے مختلف سلوک کا سہارا نہیں لیا جانا چاہیے تھا، اس وجہ سے کہ یہ سفارشات متوسط طبقے کی زندگی اور عادات کے طریقوں کی یکسانیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اندرونی طور پر معقول ہیں جن سے کلرک اور ڈپو کیشیئر تعلق رکھتے ہیں۔ مدعا علیہ کمپنی کو بنگال چیمبر آف کامرس کا رکن ہونے کے ناطے، سفارش کو نظر انداز کرنے کے بجائے، اس پر بطور حکم عمل کرنا چاہیے، تاکہ ایک رکن کے طور پر اس کی کارروائی دوسروں کے ساتھ مطابقت نہ رکھتی ہو، خاص طور پر چونکہ سفارش کو قبول نہ کرنے کی کوئی معقول وجوہات نہیں بتائی گئی ہیں۔ مزید زور دیا جاتا ہے کہ کوئی قابل قبول دفاع پیش نہیں کیا گیا ہے کہ مذکورہ سفارش ان اداروں پر لاگو نہیں ہوگی جن میں کمپنی کے طور پر مخلوط عملہ موجود ہے۔ دوسری طرف، کمپنی کے تحریری بیان میں جو کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پچھلے ایوارڈ کے مطابق وہ پیراگراف 6(b) میں تفصیل کے مطابق تمام زمروں کے کارکنوں کے لیے مہنگائی الاؤنس کا یکساں میکاس متغیر ادا کر رہی تھی۔ لہذا، یہ دلیل دی جاتی ہے کہ صنعتی کے ساتھ ساتھ اپیلٹ ٹریبونل کو جو کرنا چاہیے تھا وہ بنیادی تنخواہوں اور رہن سہن کے اخراجات کے سلسلے میں مہنگائی الاؤنس طے کرنے کے لیے ایک اصول تیار کرنا تھا، کیونکہ صرف یہی بنگال چیمبر آف کامرس کی سفارشات کو پورا کرے گا۔

اس لیے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا ٹریبونلوں کے ذریعے اب اپنائے گئے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے کسی قانونی اصول کو نظر انداز کیا ہے یا کسی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اگر بنگال چیمبر آف کامرس کی طرف سے جو اسکیم کلرکوں اور ڈپو کیشیئروں کے معاملے میں اپنائی جاتی ہے، تو انہیں اس سے کہیں زیادہ اور تمام تناسب سے زیادہ رقم ملے گی جو دوسرے کارکنوں کو دی گئی تھی جن کی اپیل پہلے ہی اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعے نمٹا دی گئی تھی حالانکہ یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اپیل گزاروں کے معاملے میں لاگت کا رہن سہن کے اخراجات ان کارکنوں کے اشاریہ سے زیادہ سمجھا جانا چاہیے جن کے کام ذہنی صلاحیتوں کے بجائے جسمانی محنت کا نتیجہ ہیں۔ مختصرا، کلرکوں اور ڈپو کے کیشیئروں کو اعلیٰ افسراں برادری سمجھا جانا چاہیے۔

ان حالات میں، ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے اپنائے جانے والے طریقہ کار، یعنی 20 نکات کو غیر جانبدار چھوڑنا اور رہن سہن کے اخراجات میں 5 روپے فی 20

پوائنٹس اضافے کی اجازت دینا، لیکن اپیل گزاروں کے معاملے میں 370 کے کارکنوں کے اوسط اخراجات کے مقابلے میں 382 کے رہن سہن کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپنایا جانے والا ایک جائز طریقہ ہے۔

یہ ماننا مشکل ہے کہ اس ملک میں متوسط طبقے کو معاشرے کا ایک الگ طبقہ کہا جا سکتا ہے یہاں تک کہ کلکتہ جیسے شہر میں بھی جو یکساں طرز زندگی، یکساں ضروریات، یکساں ضروریات اور آرام کا حامل ہے۔ متوسط طبقے میں بھی مختلف درجات ہوتے ہیں اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کے لیے یکساں درجے کے آرام اور ضروریات کی پیش گوئی کرنا احمقانہ ہے۔ اس صورت میں یہ کہنا کہ تجارتی فرموں میں کلرکوں کو ہر لحاظ سے کمپنی کے 600 کلرکوں اور ڈپو کیشیئرز کے برابر سمجھا جا سکتا ہے، ایک ایسی دلیل ہے جسے درست نہیں مانا جا سکتا۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے بنگال چیمبر آف کامرس کی سفارشات کو مکمل طور پر نظر انداز نہیں کیا ہے، کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے دی گئی رقم میں اضافہ کرتے ہوئے اپیلیٹ ٹریبونل نے متوسط طبقے کے ملازمین کے معاملے میں اعلی رہن سہن کے اخراجات پر اپنے نتیجے کی بنیاد رکھی ہے۔

اس طرح کا معاملہ ہونے کی وجہ سے، غور کرنے کا نقطہ یہ ہے کہ آیا کوئی اصولی سوال شامل ہے، تاکہ یہ عدالت لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے اخذ کردہ نتائج میں مداخلت کر سکے۔ عدالت اختیارات جیسے کہ درستگی کے ساتھ وسیع اور ناقابل وضاحت ہیں (دیکھیں ڈھاکیشوری کاٹن ملز لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال ([1]))، اب یہ اچھی طرح سے طے ہو گیا ہے کہ عام طور پر اس عدالت کی مداخلت کے لیے ضروری شرائط کو درج ذیل زمروں کے تحت درجہ بند کیا جا سکتا ہے، یعنی (i) جہاں ٹریبونل اسے بنانے والے قانون یا ضابطے کے تحت اس کو تفویض کردہ دائرہ اختیار سے زیادہ کام کرتا ہے یا جہاں وہ بظاہر پیٹینٹ کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے میں ناکام رہتا ہے؛ (ii) جہاں فیصلے کے پہلو پر واضح غلطی ہو اور (iii) جہاں ٹریبونل نے غلطی سے فقہ کے اچھی طرح سے قبول شدہ اصولوں کا اطلاق کیا ہے۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب اس نوعیت کی غلطیاں موجود ہوتی ہیں، تب ہی مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے۔ موجودہ معاملے میں اپیل گزار یہ ظاہر نہیں کر سکے ہیں کہ ان اصولوں سے کوئی انحراف ہے۔ اگر درج ذیل ٹریبونل کسی بنیادی اصول کا سہارا لینے میں ناکام رہا ہوتا تو شاید کچھ کہا گیا ہوتا لیکن جو کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مہنگائی الاؤنس کی گنتی میں اس نے مختلف طریقوں پر غور کیا ہے اور ان میں سے ایک کو اپنایا ہے۔ اس صورت میں، یہ کہنا مشکل ہے کہ اصول کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

پیرا گراف 71 میں صفحہ 46 پر مرکزی تنخواہ کمیشن کی رپورٹ میں درج ذیل سفارش کی گئی ہے:

"اس طرح کے پیچیدہ طریقہ کار کو اپنائے بغیر، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تنخواہ کی مختلف سطحوں پر افراد کے لیے سلیب کے ذریعے فراہم کرنے کے لیے کافی ہے، جیسا کہ اس کے ساتھ دیے گئے جدول میں دکھایا گیا ہے جس میں زندگی گزارنے کی لاگت کے اشاریہ میں کمی کے ساتھ مہنگائی الاؤنس کی شرحوں کو کم کرنے کا بھی بندوبست کیا گیا ہے، جس سے مراحل میں ایک وقت میں 20 پوائنٹس کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس نے مہنگائی الاؤنس کے ذریعے زندگی گزارنے کی پوری اعلی لاگت کو بے اثر کرنے کی سفارش کرنے سے گریز کیا۔

باب IV میں بھارتی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ منصفانہ اجرتوں سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ، پیرا گراف 43 میں زیر غور اجرت کی ایڈ جسٹمنٹ سے متعلق، زندگی گزارنے کی بڑھتی ہوئی لاگت کے بار کو پورا کرنے کے لیے راحت دینے کے مختلف طریقوں اور طریقوں پر غور کیا گیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ زندگی گزارنے کی بڑھتی ہوئی لاگت کو پورا کرنے کے لیے ملازمین کو دیے جانے والے معاوضے کی حد میں یکسانیت کا کوئی رواج نہیں ہے۔ اس نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-"

پے کمیشن نے اس اصول کو قبول کر لیا ہے کہ سب سے کم تنخواہ والے ملازم کو زندگی گزارنے کی لاگت میں اضافے کی پوری حد تک ادائیگی کی جانی چاہیے اور یہ کہ اعلی زمرے کے ملازمین کو مہنگائی الاؤنس کا کم لیکن گریجویٹ پیمانہ ملنا چاہیے۔ تنخواہ کمیشن نے تمام زمروں کے ملازمین کے لیے ان کی بنیادی تنخواہوں سے قطع نظر فلیٹ ریٹ کے اصول کو مسترد کر دیا ہے۔

آخر کار یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ "ملازمین کے سب سے کم زمروں کے لیے ہدف واضح طور پر زندگی گزارنے کی لاگت میں 100 فیصد اضافے کی حد تک معاوضہ ہونا چاہیے۔ سب سے کم سے اوپر کے زمروں کے لیے ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ وہی غور لاگو نہیں ہو گا۔ کم سے کم ہنر مند کارکن کو دی جانے والی شرح کے برابر فلیٹ شرح اعلی زمروں کو مطمئن کرنے کا امکان نہیں ہے۔

حکومت بھارت، وزارت محنت کی طرف سے جاری کردہ صنعتی ایوارڈز سے متعلق تجزیے میں، مہنگائی الاؤنس کے سوال پر کسی حد تک تفصیل سے غور کیا گیا ہے۔ صفحہ 33 پر مہنگائی الاؤنس کو انڈیکس نمبروں کی لاگت سے جوڑنے اور اس بارے میں بحث کی گئی ہے کہ آیا آمدنی والے گروپ سے قطع نظر مہنگائی الاؤنس کی فلیٹ ریٹ کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔ انہوں نے آمدنی کے گروپوں کے پیمانے پر مہنگائی الاؤنس کو لاگت کے انڈیکس نمبروں سے جوڑنے پر مزید غور کیا، لیکن موصولہ آمدنی کے ساتھ کم ہونے والی شرحوں پر۔ باب III میں کافی تفصیلی بحث کا جائزہ یہ ظاہر کرتا

ہے کہ ہر قسم کے ملازمین پر کوئی سخت اور مشکل قاعدہ لاگو نہیں ہو سکتا۔ بہت کچھ محنت کے حالات، محلے کی نوعیت اور طرز زندگی پر منحصر ہو گا۔

بکنگھم اینڈ کرناٹک کمپنی لمیٹڈ، مدراس بنام ورکرز آف دی کمپنی (1) میں ٹریبونل نے مہنگائی الاؤنس کی منظوری کے ذریعے زندگی گزارنے کی لاگت میں اضافے کو بے اثر کرنے کے سوال پر غور کیا اور اس کی رائے تھی کہ سو فیصد بے اثر کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، کیونکہ یہ ایک ناقص دائرے کی طرف لے جائے گا اور افراط زر کی سرپل میں اضافہ کرے گا۔ اس نے مزید کہا کہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ صنعتی کارکن دوسرے تمام شہریوں کی طرح قربانیاں نہ دے۔ اب ہم اس بات کو طے شدہ طور پر لے سکتے ہیں کہ سب سے نچلے طبقے کے دستی مزدوروں کے علاوہ، جن کی آمدنی صرف جسم اور روح کو ایک ساتھ رکھنے کے لیے کافی ہے، مہنگائی الاؤنس کے ذریعے زندگی گزارنے کی لاگت میں ہونے والے پورے اضافے کو بے اثر کرنا غیر سیاسی اور غیر دانشمندانہ ہے۔ متوسط طبقے کے معاملے میں ایسا زیادہ ہوتا ہے۔

محمد رائے اکبر علی خان بنام دی ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنیز لمیٹڈ (3) میں بھی مہنگائی الاؤنس کے تعین میں اپنائے جانے والے معیار پر غور کیا گیا ہے جہاں اسی طرح کے اصولوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے دی مل اونرز ایسوسی ایشن، بمبئی بنام دی راشٹریہ مل مزدور سنگھ (3) میں موجود کچھ مشاہدات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی تھی، لیکن ہمیں نہیں لگتا کہ وہاں کوئی مختلف اصول بیان کیا گیا ہے۔ اپیل گزاروں کے فاضل وکیل، مسٹر آئزک نے ورک مین آف دی فائر اسٹون ٹائر اینڈ ربڑ کمپنی آف بھارت لمیٹڈ، بمبئی بنام فائر اسٹون ٹائر اینڈ ربر کمپنی آف بھارت لمیٹڈ، بمبئی (4) کے فیصلے پر بہت زور دیا جہاں ٹریبونل نے رائے ظاہر کی کہ مہنگائی الاؤنس کا مقصد زندگی گزارنے کی لاگت میں اضافے کو بے اثر کرنا ہے اور چونکہ کلرک عملے اور دیگر کارکنوں کے درمیان ان کی زندگی گزارنے کی لاگت میں اچھی طرح سے تسلیم شدہ فرق ہے، اس لیے مؤخر الذکر اسی بنیاد پر الاؤنس کا دعوی کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ اس سے فاضل وکیل کا موقف ہے کہ بنگال چیمبر آف کامرس کی سفارشات کو مکمل طور پر قبول کیا جانا چاہیے۔ ہماری رائے میں، فیصلہ اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ نقطہ نظر میں مدد نہیں کرتا ہے۔ درحقیقت، لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے جسمانی مزدوروں اور کلرکوں اور ڈپو کیشیئرز کے درمیان فرق کیا ہے جن کے کام میں صرف جسمانی مشقت ہی ضروری نہیں ہے بلکہ کسی قسم کا ذہنی اور دماغی کام بھی ضروری ہے اور اسی کے مطابق زندگی گزارنے کی زیادہ لاگت کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

ایسے حالات میں، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، مختلف نقطہ نظر پر غور کرنے کے بعد، مہنگائی الاؤنس دینے میں صحیح نتیجے پر پہنچا ہے۔ اس میں قانون یا اصول کا کوئی سوال نہیں ہے اور اپیل کو کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ کے اخراجات کے ساتھ مسترد کرنا پڑتا ہے۔

ریاست مغربی بنگال، جس نے اپیل کے دوران مداخلت کی ہے، اپنے اخراجات خود برداشت کرے گی۔